"پوپ جان پال پر قاتلانہ حملے کے لیے علی آغا کو رقم کس نے ادا کی؟"

دس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء کو روم میں علی آغا نامی شخص نے پوپ جان پال پر گولی چلائی تھی۔ علی آغا اپنے جُرم کی پاداش میں اٹلی میں عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے تاہم گذشتہ سال اُس کا اقدامِ قتل ایک بار پھر زیر بحث آیا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سینیٹ کی مجلس منتخبہ بابت انٹیلی جنس کا اجلاس اِس مقصد کے لیے بلایا گیا کہ سی۔ آئی۔ اے کے سربراہ آنجہانی ولیم کیسی کے جانشین کے طور پر جناب رابرٹ گیٹس کے تقرّر کی توثیق کی جائے۔ ولیم کیسی ۱۹۸۷ء میں فوت ہو گئے تھے۔

اکتوبر ۱۹۹۱ء میں سی۔ آئی۔ اے کے کئی اعلیٰ تجزیہ نگار مجلس منتخبہ کے سامنے پیش ہوئے۔ اُن کی شہادتیں اس قدر سنسنی خیز تھیں کہ اِن کے سامنے ٹیلی وژن کے جذباتی ڈرامے ماند پڑ گئے۔ امریکی عوام سی۔ آئی۔ اے کے اُن اعلیٰ عہدہ داروں کے بیانات سننے کے لیے اپنے ٹیلی وژن سیٹوں کے سامنے بیٹھے رہے، جنھوں نے بیان کیا کہ رابرٹ گیٹس اور آنجہانی ولیم کیسی نے پوپ پر قاتلانہ حملے میں سابق سوویت یونین کا ہاتھ دکھانے کے لیے روم اور دوسری جگہوں سے حاصل شدہ شہادتوں میں گڑبڑ کی تھی۔

"کیتھولک ہیرلڈ" کے پاس، جس میں زیر نظر اطلاعات شائع ہوئی ہیں، مجلسِ منتخبہ کی دستاویزات اور پوپ جان پال پر قاتلانہ حملے سے متعلق سی۔ آئی۔ اے کی رپورٹیں موجود ہیں۔ ان رپورٹوں کا انحصار میلون گُڈمین کی شہادت پر ہے جو طویل عرصے تک سی۔ آئی۔ اے کے سوویت آفس میں اعلیٰ تجزیہ نگار کی حیثیت سے تعینات رہے تھے۔ جناب گُڈمین نے سینیٹ کی مجلس منتخبہ کو بتایا کہ "میری رائے میں ۱۹۸۰ء کے عشرے میں سی۔ آئی۔ اے کے معاملات میں بہت بگاڑ آ گیا تھا۔ اس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ انٹیلی جینس کے ڈائریکٹوریٹ کے پیش کردہ تجزیوں کو منصوبہ بندی کے تحت سیاسی رنگ دیا جاتا رہا۔"

گُڈمین نے جو کچھ کہا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی آغا کے اقدام قتل کے پیچھے سازش کا منظم جال ہے جو سی۔ آئی۔ اے نے بچھایا تھا۔ اگرچہ علی آغا اپنے اقدام کا تعلق بلغاریہ سے بتاتا رہا ہے۔

جن دنوں امریکہ میں سینیٹ کی مجلسِ منتخبہ کے اجلاس ہو رہے تھے، ان ہی دنوں میں اٹلی کے دو ججوں نے پوپ پر قاتلانہ حملے کی تفتیش دوبارہ شروع کر دی اور اس نتیجے پر پہنچے کہ علی آغا دورانِ قید میں اپنی کوٹھڑی سے روم میں امریکی سفارت خانے سے رابطہ رکھے ہوئے تھا۔ اگست ۱۹۸۳ء میں

لکھے ہوئے علی آغا کے دو صفحاتی خط کو ججوں نے "پُر اسرار" قرار دیا ہے۔ اِس خط میں دائیں بازو کے سابق تخریب کار نے اُس "امداد" پر شکریہ ادا کیا ہے جو اسے دی گئی ہے اور "ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومت" سے مزید امداد حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ یہ خط ملٹری اتاشی کے نام لکھا گیا ہے۔ اگرچہ امریکی سفارت خانے نے اِس کی تردید جاری کی۔

جناب گُڈمین نے مجلس منتخبہ کو بتایا کہ انجہانی کیسی نے "قاتلانہ کوشش میں ماسکو کے براہِ راست ملوث ہونے پر" رپورٹ تیار کرنے کے لیے جناب رابرٹ گیٹس کو ہدایات دی تھیں۔ بعد ازاں جناب گیٹس نے اپنے ماتحتوں کو حکم دیا کہ اُن شہادتوں کی دوبارہ تفتیش ہر گز نہ کی جائے جن سے سوویت یونین کا ملوث نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

جناب گُڈمین نے انکشاف کیا کہ سی۔ آئی۔ اے کے اندرونی حلقوں میں پوپ جان پال پر قاتلانہ حملے سے متعلق رپورٹ پر سخت تنقید ہوئی تاہم یہ رپورٹ Agca's Attempt to kill the Pope: the Case for Soviet Involvement (آغا کی طرف سے پوپ کو قتل کرنے کی کوشش: سوویت یونین کے ملوث ہونے کا ثبوت) کے عنوان سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اُس وقت کے نائب صدر جارج بُش کو اِس "انتباہ" کے ساتھ پیش کی گئی کہ "دستاویز کا مواد حساس نوعیت کا ہے۔"

ان اندرونی الزامات کے پیشِ نظر کہ وقوعے میں سوویت یونین کے ملوث دکھانے کے لیے رپورٹ کو ایک خاص رنگ دیا گیا ہے۔ سی۔ آئی۔ اے کی ایک دوسری رپورٹ میں یہ تسلیم کرنا پڑا کہ رپورٹ میں ماسکو کے خلاف بے قاعدگیاں برتی گئی ہیں۔

مجلس منتخبہ کے سامنے جو دوسرے افراد شہادت کے لیے پیش ہوئے، اُنھوں نے گُڈمین اور ان کے ساتھ کم از کم تین دوسرے افراد کے بیانات کی صداقت سے انکار کیا جنھوں نے دورانِ تحقیق میں گڑبڑ کرنے کا الزام لگایا تھا۔ یہ شہادت دینے والے مجلس منتخبہ کے ارکان کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور چار کے مقابلے میں گیارہ ووٹوں سے جناب رابرٹ گیٹس کو سی۔ آئی۔ اے کا ڈائریکٹر بنانے کی توثیق کر دی گئی۔

جناب رابرٹ گیٹس نے نیا عہدہ سنبھال لیا مگر علی آغا کا اقدامِ قتل اسی طرح معمہ بنا ہوا ہے جیسے دس سال پہلے تھا۔